کیا۔ مسٹر واجپائی کا دورہ اسی پس منظر اور اسی کاوش کا شاخسانہ ہے۔ کشمیری عوام پر ہونے والے بھارتی مظالم کے دوران دونوں وزرائے اعظم نے جس محبت، گرم جوشی اور باہمی خلوص کا اظہار کیا ہے وہ کسی اہم فیصلے کی کڑی ہے۔ کرکٹ ڈپلومیسی اور بس ڈپلومیسی بھی اسی منصوبے کا حصہ ہے۔ پاک بھارت مذاکرات پر تو کوئی اختلاف نہیں۔ ضرور ہونے چاہئیں اور باہمی تنازعات افہام و تفہیم سے حل ہونے چاہئیں مگر قومی مفادات کا قتل عام نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کشیدگی کے ماحول میں بھارت کو پیاز اور آلو بھیجے جاسکتے ہیں، چینی برآمد کی جاسکتی ہے تو قومی مسائل حل کر کے صلح کیوں نہیں کی جاسکتی۔ آخر وہاں صرف ہندو ہی نہیں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد بھی ہے۔ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں بھارت کو مطلوب سکھوں کی فہرست مہیا کی گئی تو اب بجلی فراہم کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔

ہمیں خطرہ یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں کی آزادی کے لئے پیش کی گئی شہادتوں اور قربانیوں کا سودا ایک "کشمیری" کے ہاتھوں نہ ہوجائے۔ کشمیر کی تقسیم یا خود مختاری کشمیری تنازعہ کا حل نہیں مزید الجھاؤ ہے۔ اور ناانصافی ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے لئے پاکستانی حکمران تو آمادہ و تیار نظر آتے ہیں۔ یقیناً بھارتی حکمران بھی دستخط کردیں گے کہ اگر ستمبر ۱۹۹۹ء تک دونوں ملک اس معاہدے پر دستخط نہیں کرتے تو یہ معاہدہ ہی بیکار ہوجاتا ہے اور امریکہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔ ٹالبوٹ یہی مشن مکمل کر کے گئے ہیں۔ جس کے عوض ہمیں "امداد، بھیک" دینے کا چکمہ دیا گیا ہے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ واجپائی کے دورہ پاکستان کے فوراً بعد امریکہ کی طرف سے پاکستان پر عائد پابندیاں ختم کرنے کی "حاوش خبری" ۲۳ فروری کے قومی اخبارات کی زینت بنی۔ گویا کہ ہمارے حکمران نے امریکہ کو خوش کردیا ہے۔

خدشہ ہے کہ امریکی پروگرام کے تحت اب پاکستان میں دینی قوتوں کو کچل کر اسے سیکولر (خالص لادینی ریاست) بنانے کے پروگرام پر عمل ہوگا۔ اسلامی شرعی نظام کے قیام کی آڑ میں کفر یہ نظام رائج کیا جائے گا اور اس کام کے لئے مسلم لیگ موزوں ترین جماعت ہے۔ خدا کرے ایسا نہ ہو (آمین)

شہداء ختم نبوت کی یاد میں

۴، ۵، مارچ ۱۹۹۹ء کو مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام جامع مسجد احرار "چناب نگر" میں اکیسویں سالانہ دو روزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کا آغاز جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے کیا تھا۔

۱۹۵۳ء میں مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت جیسی ملک گیر دینی تحریک برپا کی تھی اور تب کی مسلم لیگی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ خواجہ ناظم الدین، دولتانہ اور جنرل اعظم خان